## (ف) ریاست ہے کیا۔:

ایک آزاد خود مختار ریاست ہونے کی چار درج ذیل شرائط ہیں

1۔ ''آزاد خود مختار خطہ زمین''۔

2۔ ''افراد/قوم''،

3۔'' قومی نظریہ''،

4۔ ''ملکی وسائل اور ان پر قانونی دسترس''

یہ چار چیزیں لازم و ملزوم ہیں اور ان کے ہونے کے بعد کہیں جا کر ایک آزاد ریاست وجود میں آتی ہے اور پھر اس ریاست کے فرائض و حقوق وضع کئے جاتے ہیں کیونکہ کوئی ریاست اس وقت تک اپنا وجود برقرار نہیں رکھ سکتی جب تک ریاست کے حقوق وفرائض کا تعین نہ کر لیا جائے ۔

**مستقبل کی ریاست اور سمت کا تعین:** 11 اگست 1947 کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے قائد کے خطاب سے ریاست کے مستقبل کی وضاحت کی گئی تھی، "آپ آزاد ہیں؛ آپ اپنے مندروں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ اس ریاست پاکستان میں اپنی مساجد یا کسی دوسری عبادت گاہ میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدے سے ہو۔اس کا ریاست کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بانی پاکستان محمد علی جناحؒ۔

## ریاست کے فرائض۔ :

ریاست کے اندر جتنے دفینے (خزانے ظاہر و مخفی) موجود ہیں ان پر صرف اور صرف ریاست کا ہی حق ہوتا ہے اور ریاست ہی کی ملکیت ہوتے ہیں اور ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا۔ یہ حکومت وقت پر واجب/لازم ہوتا ہے کہ وہ ریاست کے ایماء پر ان تمام وسائل کی حفاظت اور حکمت عملی کو بروئے کار لا کر اپنے ملک و قوم کی بہتری کیلئے خرچ کرے اور حکومت وقت پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ ریاست میں بسنے والے ہر ایک شہری کے لئے مساوی مواقعوں کی فراہمی کو یقینی بنائے اور بلا تفریق وامتیاز، رنگ و نسل، عقیدہ و مذہب، مرد و خواتین، یتیم و مسکین، صحت مند واپاہج تک پہنچائے اور تمام شہریوں کے بنیادی حقوق وواجبات کا خیال رکھے۔ حکومت پر لازم ہے کہ وہ کسی صورت بھی کسی بیرونی طاقت کو ریاست پر اثر انداز ہونے کی اجازت نہ دے چاہے اس میں بسنے والے چند گروہوں کی رضا ہی شامل کیوں نہ ہو ایسی صورتحال پیدا کرنے والا یا والے تمام افراد ملک کے غدار متصور ہونگے اور ان کے خلاف سخت قانونی کاروائی کرے اور جرم ثابت ہونے پر سرعام موت کی سزا دی جائے۔ جس کے خلاف اپیل صرف ملک کی سپریم کورٹ میں ہی کی جا سکے گی اور سپریم کورٹ اس اپیل کو 30/ تیس دن کے اندر اندر نمٹانے کی پابند ہو گی اس بینچ کی سربراہی ملک کا صدر کرے گا۔

## ۔ریاست کے حقوق۔:

1۔ کسی بھی ریاست کا پہلا حق یہ ہوتا ہے کہ اس کے اندر بسنے والوں کی وفاداری صرف اور صرف ریاست سے ہو، جو ریاست کو ہر ایک چیز سے اہم اور مقدم و مقدس جانیں اور اس کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ (جان، مال اور وقت) قربان کرنے کو تیار رہیں۔

2۔ ریاست کے اندر جتنے دفینے، خزانے (ظاہر و مخفی) موجود ہیں ان پر صرف ریاست کا ہی حق ملکیت متصور ہوگا کوئی اور شریک نہ ہوگا۔ ریاست کسی صورت کسی بیرونی طاقت کو ان پر اثرانداز ہونے کی اجازت نہیں دے سکتی، چاہے اس میں بسنے والوں کی رضا بھی کیوں نا شامل ہو۔ایسی صورت میں جو کوئی انسان اندرونی یا بیرونی سازش میں شریک ہو گا غدار متصور ہوگا اور موت کی سزا کا حقدار ہو گا۔ ریاست کے مجرم پر ذرا سا رحم بھی جرم تصور کیا جائے گا۔

**ریاستی ادارے اور اہمیت۔:**

کسی بھی ریاست میں داخلی و خارجی دفاعی نظام، بین الاقوامی تعلقات، عدالتیں، معاشی نظام، ذرائع آمد و رفت، بندرگاہیں بری و بحری اور ہوائی حدود تمام ریاستی ادارے کہلاتے ہیں اور ان تمام اداروں کی وفاداری اور وابستگی صرف ریاست سے وابستہ ہوتی ہے اور یہ ادارے ملک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کا درجہ رکھتے ہیں ان سب اداروں کی حفاظت اور دیکھ بھال ریاست کے ایماء پر حکومت وقت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ریاست یا ان ریاستی اداروں کے خلاف '' کسی کو بولنے یا ان کے خلاف کسی قسم کا کوئی پروپیگنڈا کرنے یا کوئی بھی غیر قانونی عمل کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہوتی اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اس کے خلاف ملک سے غداری کا مقدمہ ریاست یا ریاست کا ایک عام شہری بھی درج کروا سکتا ہے جس کی سزا سر عام سزائے موت ہو گی ۔

چونکہ وفاقی حکومت ان ریاستی اداروں کے حقوق و واجبات اور فرائض کی محافظ ہوتی ہے اس لئے ریاستی قانون کے اطلاق و نفاذ کی تمام تر ذمہ داری وفاقی حکومت پر ہو گی اور اس طرح تمام اداروں کو وفاقی حکومت کی سرپرستی حاصل رہے گی، اور وفاقی حکومت تمام وفاقی اداروں کو پالیسی دینے اور اس پر عمل کروانے کی کُل مختار و مجاز ہو گی اور اسی طرح صوبائی/بلدیاتی حکومتیں صوبائی اداروں کو ایسی پالیسی دیں گی جو وفاقی پالیسی سے متصادم نہ ہوں۔ اور تمام ادارے اس کے تابع رہتے ہوئے اپنے اپنے فرائض انجام دیں گے۔ دوسرے وفاقی اداروں کو اور بلخصوص افواج پاکستان کو منصوبہ بندی کے بعد جدید ترین ٹریننگ اور جدید ترین ہتھیاروں سے لیس ترجیحی بنیادوں پر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ دفاع کے شعبہ میں ان تمام ہنر مند ذہین اور باصلاحیت افراد کی توقیر کی جائے گی جو کسی بھی شعبے میں کوئی اہم ایجاد کرنے کے اہل ہوں گے خصوصاً دفاعی پیداوار پر زیادہ توجہ مرکوز رکھی جائے گی۔ اسی طرح، بری، بحری اور ہوائی طاقت میں بھی مناسب اور جدید ترین ٹیکنالوجی کا اضافہ کیا جائے گا۔